اصلاح عام

2

دوست

کیسے بنائیں۔۔؟

محمد حسان رضا رضا اعینی

صحبت صالح ترا صالح کند

صحبت طالح ترا طالح کند

ناشر:

تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ

دوست

کسے بنائیں۔۔؟

محمد حسان رضا رضاعینی

قرآن وحدیث اور بزرگان دین کی تعلیمات کی روشنی میں دوستی کی حقیقت

ناشر:

تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

کلمات حسن

از حضرت علامہ مولانا محمد جاوید صاحب قبلہ

آج اس پر فتن دور میں مسلمان فکر آخرت کی کمی کے باعث دنیوی مفاد کی خاطر کسی سے بھی دوستی کر لیتے ہیں اور بہت بار اپنے ہم نشینوں کی وجہ سے اخلاق رذیلہ اختیار کر لیتے ہیں اور کچھ جگہ دیکھنے میں آیا کے اپنے عقائد ہی بگاڑ لیتے ہیں۔ الامان والحفیظ ایسے دوستوں سے!

جناب حسّان سلمہ کا مضمون نہایت ہی عمدہ ہے۔ دوستی کس سے کی جائے اس میں کافی معاون ثابت ہو گا۔ اللہ قبول فرمائے۔

تقریظ

از حضرت علامہ مولانا توحید احمد خان رضوی صاحب قبلہ
مدرس جامعہ تحسینیہ ضیاء العلوم بریلی شریف

صحبت صالح ترا صالح کند

صحبت انسان پر اثر انداز ہوتی ہے اچھی صحبت کے ذریعے انسان اچھا بنتا ہے اور بری صحبت کے نتائج انسان کو برائی کی طرف مائل کرنے کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ حدیث پاک کا مفہوم ہے، کہ انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ اس حدیث سے بھی ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ انسان کو دوست بناتے وقت بہت احتیاط اور سمجھداری سے کام لینا چاہیے اور دوست بناتے وقت دینداری پر توجہ دینا چاہیئے دیندار کو ہی دوست بنائیں جس کی دوستی اس شخص کو بھی دینداری کی طرف مائل کرے۔

مولوی حسان رضا کا یہ مضمون "دوست کیسے بنائیں" ماشاء اللہ بہت خوب ہے۔ اس مضمون میں مولانا موصوف نے احادیث اور بزرگان دین کے اقوال کی روشنی میں یہ واضح کیا ہے کہ دوست کیسے بنایا جائے۔ اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولانا موصوف کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین

توحید احمد خان رضوی

پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انسان کی زندگی میں دوست کی بہت اہمیت ہوتی ہے سچا دوست وہی ہوتا ہے جو انسان کو اچھائیوں کی طرف مائل کرتا ہے اور برائیوں سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔وہ کبھی بھی نہیں چاہتا کہ اس کا دوست گمراہ ہو جائے اور ظلمت کی گھاٹیوں میں بھٹکتا پھرے،وہ کبھی بھی نہیں چاہتا کہ اس کا دوست اسلامی عقائد سے روگردانی کرے۔
اگر کچھ لمحے ایسے آتے بھی ہیں جس میں اس کا دوست دوسروں کی صحبت میں بیٹھ کر غلط راستہ اختیار کرلیتا ہے تو وہ اپنے دوست کی اصلاح کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
وہیں دوسری طرف ایک برا دوست جو انسان کو گمراہیوں کے دلدل میں پھنسا کر اس کے ایمان کو برباد کر دیتا ہے ہے۔ بری دوستی کے اثرات یہاں تک مرتب ہوتے ہیں کہ انسان بری بری عادتوں میں پڑھ کر دنیاوی زندگی تو برباد کرتا ہی ہے ساتھ ساتھ آخرت بھی برباد کرلیتا ہے۔
موجودہ زمانے میں جو گمراہی پھیل رہی ہے وہابی،دیوبندی،اہلحدیث،مودودی اور تمام فرقہاے باطلہ کے جراثیم سماج میں پھیل رہے ہیں،اس کے پھیلنے کی اصل وجہ ایک یہ بھی ہے کہ ایک سنی شخص بغیر سوچے سمجھے دنیاوی مفاد کی خاطر جب کسی گمراہ شخص سے دوستی کرلیتا ہے تو وہ گمراہ شخص رفتہ رفتہ اپنے نظریات کو سنی شخص کے دل میں ڈال دیتا ہے آخر کار وہ سنی بھی اپنے عقائد صحیحہ نہ جاننے کی بناپر اس کی باتوں کو صحیح سمجھ کر اس پر ایمان لے آتا ہے اور برباد ہو جاتا ہے۔ اس طرح کے واقعات کالجز اور یونیورسٹیز میں زیادہ دیکھنے میں آتے ہیں کیونکہ وہاں دوستی کے نام پر ایسی وارادات ہوتی رہتی ہیں اس لیے ہر انسان کے لئے ضروری ہے کہ دوست بنانے سے پہلے اسے قرآن وحدیث اور شریعت اسلامی کی روشنی میں پرکھے،پھر اس سے دوستی کے لیے ہاتھ آگے بڑھائے تو یہ اس کے لئے بہتر ہو گا۔
اس مقالے میں ہم اللہ تعالی کی توفیق سے دوستی کی حقیقت اور اس کے اصول کو بیان کریں گے جو قرآن وحدیث اور بزرگان دین کی تعلیمات سے ماخوذ کیے گئے ہیں۔اللہ تعالی اس مقالے کو قبولیت عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

محمد حسان رضا اعینی

دوستی کی حقیقت قرآن مجید کی روشنی میں

ہماری دوستی کا پہلا مقصد دین اسلام یعنی اہل سنت وجماعت کا فروغ کرنا اور ہر لمحہ دین اسلام کے تحفظ کے لئے گامزن رہنا ہونا چاہیے اور دوسرا مقصد اپنی زندگی کو شریعت اسلامی کے سانچے میں ڈھال کر اپنے دوستوں کو بھی اعمال صالحہ کی ترغیب دینا ہونا چاہیے کیونکہ قیامت کے دن بھی وہی دوستی کام کام دیگی جو دو متقیوں کے درمیان ہوا گر ہم بدکردار گمراہ لوگوں کے ساتھ مل کر کوئی بھی کار خیر کریں گے حالانکہ ہماری نیت درست ہو تو ایسے لوگوں کے ساتھ مل کر کام کرنے سے بجائے نفع کے نقصان کے امکانات زیادہ ہونگے ایسی دوستی قیامت کے دن بجائے ثواب کے جان کا وبال بن جائے گی۔

اسی کو اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَىٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ

{سورۃ الزخرف، 67}

گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار۔

اکثر مفسرین کرام نے اس آیت کی تفسیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے۔

"خليلان مؤمنان وخليلان كافران فمات أحد المؤمنين فقال يا رب إن فلانا كان يأمرني بطاعتك وطاعة رسولك ويأمرني بالخير وينهاني عن الشر ويخبرني أني ملاقيك يا رب فلا تضله بعدي واهده كما هديتني وأكرمه كما أكرمتني فإذا مات خليله المؤمن جمع بينهما فيقول ليثن أحدكما على صاحبه فيقول نعم الأخ ونعم الخليل ونعم الصاحب قال ويموت أحد الكافرين فيقول يا رب إن فلانا كان ينهاني عن طاعتك وطاعة رسولك ويأمرني بالشر

وينهاني عن الخير ويخبرني أني غير ملاقيك فيقول بئس الأخ وبئس الخليل وبئس الصاحب۔

[تفسير المظهرى، الجزء الثامن، ص 298]

[تفسير القرطبي، الجزء التاسع عشر ، ص 76]

[تفسير الدر المنثور، الجزء الثالث عشر، ص228/229]

[تفسير ابن كثير، الجزء السابع، ص238]

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایادو دوست مومن اور دو دوست کافر ہوتے ہیں ایک مومن مر جاتا ہے وہ عرض کرتا ہے اے رب میرے فلاں شخص مجھے تیری اور تیرے رسول کی اطاعت کرنے کا مشورہ دیتا تھا مجھے نیک کام کرنے کا حکم دیتا تھا اور برے کام سے روکتا تھا وہ مجھ سے کہتا تھا کہ ایک دن مجھے تیرے سامنے آنا پڑے گا اے میرے رب میرے بعد اسے گمراہ نہ کر دینا اور جیسے تو نے مجھے راہ راست پر چلنے کی توفیق دی ایسے ہی اس کو بھی ہدایت پر قائم رکھنا اور جس طرح تو نے میری عزت افزائی کی اسی طرح اس کی بھی عزت افزائی کرنا جب اس کا دوست مر جاتا ہے تو اللہ دونوں کو یکجا کرکے فرماتا ہے تم دونوں ایک دوسرے کی تعریف کرو چنانچہ ہر ایک دوسرے کے متعلق کہتا ہے یہ اچھا بھائی ہے، اچھا دوست ہے، اچھا ساتھی ہے۔

اور جب دونوں کافر دوستوں میں سے ایک مر جاتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے میرے رب فلاں شخص مجھے تیری اور تیرے رسول کی اطاعت سے منع کرتا تھا برے کام کرنے کا مشورہ دیتا تھا اور اچھے کام سے روکتا تھا اور مجھ سے کہتا تھا مجھے تیرے پاس آنا نہیں ہے وہ برا دوست برا بھائی برا ساتھی ہے"۔

امام قرطبی نے اس آیت کے بارے میں فرمایا:

الآية عامة في كل مؤمن ومتق وكافر ومضل۔

[تفسير القرطبي، الجزء التاسع عشر ، ص 76]

یہ آیت ہر مومن متقی کافر اور گمراہ کے بارے میں عام ہے۔

اس تفصیل سے واضح ہو گیا کہ اگر تم نے کسی گمراہ شخص سے دوستی رکھی اور اس کی صحبت اختیار کی تو تمہارا وہی انجام بد ہو گا جو اس کا ہونے والا ہے پھر یہ دوستی بھی تمہیں جہنم کا ایندھن بننے سے نہیں روک پائے گی اس لیے ضروری ہے کہ دوستی کرنے سے پہلے دیکھیں کہ سامنے والا شخص کس عقیدے پر ہے اگر وہ اہلسنت و جماعت کے عقیدے پر مضبوطی سے قائم ہے تو اس سے دوستی کرنا اچھا ہے اور اگر ایسا نہیں ہے تو یہ دوستی تمہارے ایمان کے لیے مضر ثابت ہو گی۔

دوستی کے تعلق سے ایک حدیث پاک

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "الرجل على دين خليله، فلينظر أحدكم من يخالل".

[جامع ترمذی، کتاب الزہد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، 2378]

[سنن ابی داؤد، کتاب الادب، 4833]

"آدمی اپنے دوست کے دین (یعنی طریقہ) پر ہوتا ہے۔اس لیے ہر شخص کو یہ چاہیے کہ وہ اس بات کا جائزہ لے کہ اس کا دوست کون ہے؟"

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ محمد یاسین قصوری نقشبندی لکھتے ہیں:

"ایک دوست دوسرے دوست کے عقائد و افکار سے ضرور متاثر ہوتا ہے دوست اچھا ہو تو یہ بھی اعلی اخلاق کا مالک ہو گا اور اگر دوست بد اخلاق ہو گا تو یہ بھی بدزبان، بد اخلاق ہو گا۔

عربی کا مشہور مقولہ ہے:

عن المرء لا تسأل وسل عن قرينه

کسی شخص سے براہ راست نہ پوچھو بلکہ اس کے احوال اس کے ساتھیوں سے دریافت کرو، یعنی اس کا

ساتھی حسن اخلاق کا پیکر، دیندار، نمازی، صاحب تقوی اور صادق وامین ہو گا تو یہ بھی ان صفات کا جامع ہو گا، ورنہ نہیں۔ حدیث میں بھی یہی حقیقت بیان کی گئی"۔

[انوار نبوی شرح جامع ترمذی، جلد 4، صفحہ 380]

علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" دین سے مراد یا تو ملت و مذہب ہے یا سیرت و اخلاق دوسرے معنی زیادہ ظاہر ہیں یعنی عموما انسان اپنے دوست کی سیرت و اخلاق اختیار کر لیتا ہے۔ کبھی اس کا مذہب بھی اختیار کر لیتا ہے۔ لہٰذا اچھوں سے دوستی رکھو تاکہ تم بھی اچھے بن جاؤ صوفیہ فرماتے ہیں " لا تصاحب الا مطیعا ولا تخالل الا الأتقیاء "نہ ساتھ رہو مگر اللہ رسول کی فرمانبرداری کرنے والوں کے، نہ دوستی کرو مگر متقی سے (یعنی اللہ، رسول کے فرماں بردار کی صحبت اختیار کرو اور متقی لوگوں سے دوستی کرو۔)

یعنی کسی سے دوستانہ کرنے سے پہلے اسے جانچ لو کہ اللہ رسول کا مطیع ہے یا نہیں، رب تعالیٰ فرماتا ہے "کونوا مع الصادقین" صوفیاء فرماتے ہیں کہ انسانی طبیعت میں "اخذ" یعنی لے لینے کی خاصیت ہے، حریص کی صحبت سے حرص، زاہد کی صحبت سے زہد و تقوی ملے گا۔ خیال رہے کہ خلت دلی دوستی کو کہتے ہیں جس سے محبت دل میں داخل ہو جاوے۔ یہ ذکر دوستی و محبت کا ہے کسی فاسق و فاجر کو اپنے پاس بٹھا کر متقی بنا دینا تبلیغ ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے گنہگاروں کو اپنے پاس بلا کر متقیوں کا سردار بنا دیا"۔

[مرآۃ المناجیح، جلد 6، صفحہ 466]

اس حدیث پاک کا ذکر فرماتے ہوئے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"اگر صحبت با نیکاں دارد، وی گرچہ بد است نیک است؛ از آنچہ آں صحبت او را نیک گرداند و اگر صحبت با بداں دارد وی گرچہ نیک است بد است؛ از آنچہ در ایشاں است ورا رضاست چوں بہ بد راضی باشد اگرچہ وی نیک بد گردد"۔

[کشف المحجوب، باب الصحبۃ وما یتعلق بہا ، ص 202]

"اگر اس کی صحبت نیکوں کے ساتھ ہے اگرچہ وہ خود نیک نہ ہو تو وہ صحبت نیک ہے اس لئے کہ نیک کی صحبت اسے نیک بنا دے گی۔ اور اگر اس کی صحبت بروں کے ساتھ ہے اگرچہ وہ نیک ہے تو یہ برا ہے کیونکہ وہ اس کی برائیوں پر راضی ہے اور جو برائیوں پر راضی ہوا اگرچہ وہ نیک ہو بہر حال برا ہے"۔

حدیث پاک میں صراحت کر دی گئی کہ ہر شخص کو یہ چاہیے کہ وہ اس بات کا جائزہ لے کہ اس کا دوست کون ہے؟ کیا وہ اہل سنت و جماعت کے عقیدے پر ہے؟ کیا اس کا کردار اچھا ہے؟ کیا وہ اللہ کے احکام کی پابندی کرتا ہے؟ کیا وہ گناہوں سے باز رہتا ہے؟ یہ تمام امور اس کے اندر دیکھنا لازمی ہونگے تب جا کر اس سے دوستی کی جائے گی۔ لیکن موجودہ دور میں اکثر لوگ دوستی میں ان سب چیزوں کا اعتبار نہیں کرتے بلکہ اپنے دنیاوی فائدے دیکھتے ہیں اگر اس دوستی سے عارضی طور پر فائدہ ہو بھی جائے لیکن یہ آخرت میں کچھ کام نہ آئے گی اور وہاں ہماری جان کا وبال بن جائے گی اس لیے ضروری ہے کہ دوستی سنی صحیح العقیدہ انسان ہی سے کریں۔

بزرگان دین کے اقوال

1۔ حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ نے اپنے داماد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

"یا مغیرة كل أخ وصاحب لا تفد منه في دينك خيرا فانبذ عن صحبته حتى تسلم"

اے مغیرہ جس بھائی یا ساتھی کی رفاقت تمہیں دینی فائدہ نہ پہنچائے تم اس جہان میں اس کی صحبت سے بچو تا کہ تم محفوظ رہو۔

[كشف المحجوب، صفحه 460/461]

2۔ حضرت یحیی بن معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"بئس الصديق تحتاج أن تقول له أذكرني في دعائك، و بئس الصديق تحتاج أن تعيش معه بالمداراة و بئس الصديق صديق يلحيك إلى الاعتذار في زلة كانت منك"

وہ دوست بہت برا ہے جس کو دعا کرنے کی نصیحت کرنی پڑے، (کیونکہ ایک لمحہ کی صحبت کا حق یہ ہے کہ اسے ہمیشہ دعائیں خیر میں یاد رکھا جائے)۔ اور وہ دوست بہت برا ہے جس کی صحبت خاطر تواضع کی محتاج ہو (کیونکہ صحبت کا سرمایہ ہی یہ ہے، کہ ہمیشہ باہمی خوشی و مسرت میں گزرے)۔ اور وہ دوست بہت برا ہے جس سے گناہ کی معافی مانگنے کی ضرورت پیش آئے (اس لیے کہ عذر خواہی بیگانگی کی علامت ہے اور صحبت میں غیریت اور بیگانگی ظلم ہے)۔

[کشف المحجوب، صفحہ 460/461]

3۔ شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر "فتح العزیز" میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ" کے تعلق سے سہل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں:

در حقائق التنزیل مذکور است کہ سهل بن عبداللہ تستری فرمودہ ند:

"من صحح إيمانه و أخلص توحيده فإنه لا يأنس إلى مبتدع ولا يجالسه ولا يؤاكله ولا يشاربه ولا يصاحبه و يظهر من نفسه العداوة و البغضاء و من داهن مبتدعا سلبه الله حلاوة السنن۔"

یعنی مرد صحیح الایمان را با بد عتیان تعلق انس نگیرد و ہم در مجلس ایشان وہم کاسه و ہم نواله بایشان نشود۔ ہر که بابد عریاں ان و دوستی پیدا کند نور ایمان و حلاوت آں از وے بر گیرند۔

حقائق التنزیل میں ہے کہ مرد صحیح الایمان اور مومن خالص کے لئے لازم ہے کہ گمراہوں، بدعتیوں سے انس نہ پکڑے اور نہ ان کے ساتھ مجلس کرے اور نہ میل جول رکھے اور نہ ان کے ہمراہ کھائے پیئے۔ اور اس کی ذات میں سے گمراہوں کے ساتھ نفرت اور عداوت کا اظہار ہو اور جو شخص بد عقیدہ لوگوں سے دوستی اور پیار کرتا ہے اس سے نور ایمان سلب ہو جاتا ہے۔

[تفسیر عزیزی، پارہ 29]

4۔علامہ جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ صحبت کے تعلق سے مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:

یک زمانے صحبتے با اولیا　　　　بهتر از صد ساله طاعت بے ریا

تھوڑی سی دیر اولیاء کی ہم نشینی سو سالہ بے ریا عبادت سے بہتر ہے۔

گر تو سنگ خارہ و مرمر شوی　　　　چوں بصاحب دل رسی گوهر شوی

اگر تو سنگ خارہ وسنگ مرمر ہو، جب صاحب دل کے پاس پہنچے گا تو موتی بن جائے گا۔

صحبت صالح ترا صالح کند　　　　صحبت طالح ترا طالح کند

نیک کی صحبت تجھے نیک بنائے گی بدبخت کی صحبت تجھے بدبخت بنائے گی۔

[مثنوی مولانا روم، دفتر اول، صفحہ 102-101]

دوست کسے بنائیں۔۔؟؟

قارئین اکرام! آپ کو یہ واضح ہو گیا ہو گا کہ ایک اچھے دوست اور برے دوست میں کیا فرق ہوتا ہے؟ اور ہم کو کسے اپنا دوست بنانا چاہیے ؟۔ ہم نے قرآن و حدیث اور بزرگان دین کے اقوال کی روشنی میں فرق واضح کر دیا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ اچھا دوست وہی ہے جو خود بھی صراط مستقیم پر ہو اور دوسروں کو بھی صراط مستقیم پر چلانے کے لئے کوشش کرے۔ جو خود بھی حرام کاموں سے بچتا

ہو اور دوسروں کو بھی حرام کاموں سے بچانے کی کوشش کرتا ہو۔ جو خود بھی اللہ تعالی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے محبوب بندوں سے محبت کرتا ہو اور دوسروں کو بھی ان ذوات مقدسہ سے محبت کرنے کا درس دیتا ہو۔ جو خود بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے نفرت کرتا ہو اور دوسروں کو نفرت کرنے کی تلقین کرتا ہو۔ اور برا دوست وہ ہے جس کا خلاصہ ان اشعار میں ہے

دور شو از اختلاط یار بد	یاد بد بدتر بود از مار بد
مار بد تنہا ہمیں بر جان زند	یار بد بر جان و بر ایماں زند

برے دوست کی صحبت سے دور بھاگو کیونکہ برا دوست برے سانپ سے بھی خطرناک اور جان لیوا ہے۔ کیونکہ سانپ کے ڈسے ہوئے کو صرف جان کا خطرہ ہے اور برے دوست کی صحبت سے جان کے ساتھ ایمان کا بھی خطرہ ہے۔

بری صحبت کی مثال ایسی ہی ہے جیسے پاک صاف دودھ میں دو قطرے پیشاب کے گر جائیں تو دودھ پلید ہو جاتا ہے اور وہ دودھ پینے کے قابل نہیں رہتا ہے اسی طرح برے دوست کی صحبت سے نیک انسان بھی برا ہو جاتا ہے۔ اور اس صحبت کی انتہا یہ ہوتی ہے کہ اس سے ایمان کا نور سلب ہو جاتا ہے اور برباد ہو جاتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اپنی زندگی کو اچھے دوستوں کے ساتھ مزین کریں جو تمہیں دنیا میں کامیاب کریں۔ اور آخرت میں بھی اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں۔

آخر میں اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت کو پیش کرنا چاہوں گا جو آپ نے امت مسلمہ کی رہنمائی کے لئے فرمائی تھی۔

آپ فرماتے ہیں "تم مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑیں ہو، بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں تمہیں فتنے میں ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو۔ دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے

غرض کتنے ہی فرقے ہوئے اور اب سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا۔ یہ سب بھیڑیے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نور ہیں حضور سے صحابہ روشن ہوئے اور ان سے تابعین روشن ہوئے تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لو تمہیں اس کی ضرورت جو کہ تم ہم سے روشن ہو۔ وہ نور یہ ہے کہ اللہ اور رسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت، جس سے اللہ رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔
(وصایا شریف، صفحہ۔4)

اس وصیت پر آپ حضرات عمل کریں۔ اور مذہب مہذب اہل سنت و جماعت پر قائم و دائم رہیں اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں بد عقیدہ لوگوں کی صحبت سے بچائے اور ایمان پر قائم رکھے۔

آمین ثم آمین

۲۷ رجب المرجب ۱۴۴۱ھ، مطابق 23 مارچ 2020 بروز پیر

تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ کا مختصر تعرف

الحمد للہ عزوجل! اہل سنت وجماعت کی انقلابی تنظیم "تحریک نظام مصطفیٰ" فروغ اہل سنت کے لے مسلسل کوشاں ہے۔ اور اسکا ہر کام اللہ کے رحم وکرم سے فکر رضا کی روشنی میں ہوتا ہے، یہ مدارس اور اسکول کالج کے طلبہ کی مشترکہ تنظیم ہے۔ ہماری تنظیم کا اہم مقصد عقائد اہل سنت کا تحفظ اور معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں کو دور کرنا ہے اس تعلق سے تنظیم کی طرف سے وقتاً فوقتاً مقالات شائع ہوتے رہتے ہیں اور ساتھ ساتھ دینی مجالس کا بھی انعقاد ہوتا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں تنظیم کے ارکان کو دین اسلام سے سچی پکی محبت عطا فرمائے، مذہب اہل سنت وجماعت پر قائم ودائم رکھے اور مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

TEHREEK NIZAM E MUSTAFA ﷺ

Contact us:tehreeknizamemustafa@gmaail.com

Also Follow Us On: Facebook || Instagram || Youtube || Twitter

9675801762,9720315389